…صر و سفر نماز کے مسائل



مولانا انیس احمد آزاد قاسمی

www.besturdubooks.wordpress.com

مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

چند باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکثر و بیشتر مسلمانوں کو قصر نماز کے مسائل کا علم نہیں ہے جس کی وجہ سے مسافر نمازیوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض مقامات پر مسئلہ بتانے والا کوئی نہیں ملتا جس سے نماز کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اس ضرورت کے پیشِ نظر قصر و سفر نماز کے تعلق سے چند ضروری مسائل سپردِ قلم کر دیئے ہیں جو کل ہند ترویج تعلیم کونسل کے جملہ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے تاکہ علم دین کی اشاعت ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مسائل کا علم حاصل ہو۔

نیز ربانی بکڈپو نے کتاب کی مزید اہمیت و افادیت کی غرض سے حوالجات کا کام بھی انجام دیا ہے تاکہ اصحابِ ذوق حضرات کو اصل کتاب دیکھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

اللہ کے فضل و کرم سے یہ کتاب مرتب ہوئی اور اب الحمد للہ ربانی بکڈپو کے تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آگئی ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ مرتب اور معاون کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی

صدر کل ہند ترویج تعلیم کونسل و چیف ایڈیٹر ماہنامہ تنویرِ حرم دہلی

www.besturdubooks.wordpress.com

نمبر شمار | صفحہ نمبر

www.besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ——— شریعت نے کس مسافر کو قصر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے؟

جواب ——— جو شخص اپنے وطن سے کم از کم ۷۷ کلو میٹر سفر کرنے کا ارادہ کرے اور اپنی بستی سے باہر نکل جائے تو شریعت نے اسے دورانِ سفر قصر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (آپ کے مسائل ج۲ص۳۷۹)

سوال ——— ایک شخص پرانے شہر سے سفر کر رہا ہے اور جس جگہ جا رہا ہے وہ جگہ پرانے شہر سے ۷۷ کلومیٹر یا اس سے زائد ہے لیکن نئی آبادی سے وہ جگہ ۷۷ کلو میٹر سے کم ہے اب یہ شخص جو پرانے شہر سے سفر کر رہا ہے مسافر مانا جائے گا یا نہیں؟

جواب ——— چونکہ یہ شخص پرانے شہر سے سفر کر رہا ہے اور پرانے شہر سے وہ جگہ مسافت سفر کے برابر ہو جاتی ہے لہٰذا ایسا شخص مسافر مانا جائے گا اور سفر کے احکام لاگو ہونگے البتہ نئی آبادی سے آگے بڑھنے کے بعد قصر کرے گا اس سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں اور اگر نئی آبادی سے سفر شروع کر رہا ہے تو ایسا شخص مسافر نہیں ہوگا کیونکہ اس کا سفر مسافت سفر کی مقدار سے کم مسافت کا ہو رہا ہے اور ایسا شخص مسافر نہیں بنتا۔ (احکام مسافر ص۶۸)

سوال ——— ایک شہر کافی بڑا ہے اگر کوئی شخص وہاں سے سفر کرے تو مسافت سفر نئے سرے سے مانی جائے گی یا پرانے شہر سے یا بس اسٹینڈ سے یا جس جگہ سے اس شخص کا سفر شروع ہو رہا ہے؟

جواب ——— جس جگہ سے یہ شخص سفر شروع کر رہا ہے وہاں سے مسافتِ سفر شمار کی جائے گی اس لئے کہ مسافت کہتے ہیں (جائے سیر) یعنی چلنے کی جگہ کو۔

لہٰذا یہ شخص جہاں سے چل رہا ہے وہاں سے مسافت سفر شمار کی جائے گی۔ کسی دوسری جگہ سے نہیں۔ (کفایت المفتی ص ۳۵۳ ج ۳ احکام مسافر ص ۶۷)

سوال —— قصر کن کن نمازوں میں ہے؟

جواب —— ظہر، عصر اور عشاء کے چار چار فرضوں میں قصر کا حکم ہے یعنی ان نمازوں کی چار رکعتوں کی جگہ صرف دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ باقی کسی اور نماز میں قصر نہیں۔ نہ سنتوں اور نوافل میں، نہ فجر اور مغرب میں اور نہ ہی وتر میں۔

(فتاوی محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۳ مالا بد منہ شرح اردو ص ۴۴)

سوال —— کیا قصر کا حکم صرف اس زمانے میں تھا جب لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے اور سفر کی پریشانیاں اور صعوبتیں برداشت کیا کرتے تھے۔ یا آج کے اس تیز رفتار دور میں قصر کا حکم ہے جب کہ مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو رہا ہے اور سفر میں تمام جدید سہولیات بھی فراہم ہوتی ہیں؟

جواب —— قصر نماز کا تعلق سفر کی مشقت یا آرام سے نہیں ہے بلکہ قصر نماز کا دار و مدار سفر کی مسافت پر ہے پس اگر وہ سفر ۷۷ کلومیٹر یا اس سے زائد مسافت کا ہے تو قصر نماز ادا کی جائے گی۔ یہ سفر خواہ سست رفتار سواری سے طے کیا جائے یا تیز رفتار سواری سے آرام سے یہ سفر طے ہو یا پریشانیوں سے سفر کی تمام جدید سہولیات میسر ہوں یا نہ ہوں بہر حال ۷۷ کلومیٹر یا اس سے زائد مسافت کا اگر سفر ہے تو قصر کا حکم ہے۔ اس سے کم مسافت کے سفر میں قصر کا حکم نہیں بلکہ پوری نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۲۶۶)

سوال —— قصر نماز کی شروعات کہاں سے ہو گی۔ آیا ۷۷ کلومیٹر کا سفر طے ہونے کے بعد قصر کا حکم نافذ ہو گا یا صرف اتنی مسافت کا سفر کرنے کی

نیت سے ہی قصر کا حکم جاری ہوگا۔

جواب ——— قصر کا تعلق نیت سے ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ اپنی بستی سے باہر نکل جائے۔ یعنی اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت طے کرنے کا ارادہ ہے اور اس ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل گئے تو قصر کا حکم نافذ ہو جائے گا خواہ چند کلو میٹر ہی سفر طے کیا ہو۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ا ص ۲۳۸)

سوال ——— اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کا سفر طے کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلا اور اپنے شہر کے ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر نماز کا وقت ہو گیا تو کیا حکم ہے قصر کرے یا پوری نماز پڑھے؟

جواب ——— اپنے شہر کے ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کر سکتے۔ (احکام مسافر ص ۶۹)

سوال ——— اگر کوئی شخص اپنے شہر کے ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر پہونچا اور مثلاً عصر کی نماز کا وقت ہو گیا مگر ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر اس نے یہ نماز نہیں پڑھی پھر ٹرین یا بس میں بیٹھ گیا اور وہ ٹرین یا بس بستی سے باہر نکل گئی تو اس نماز کے بارے میں کیا حکم ہے۔ قصر کرے یا پوری پڑھے؟

جواب ——— عصر کی یہ نماز قصر کر کے پڑھے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ گاڑی جب بستی سے باہر نکلی ہو تو عصر کی نماز کا وقت باقی ہو اور اگر بستی سے باہر نکلنے سے پہلے ہی عصر کی نماز کا وقت ختم ہو گیا تو پھر عصر کی یہ نماز پوری پڑھے۔ اب اس نماز میں قصر کی اجازت نہیں۔ (احکام مسافر ص ۱۳۴)

سوال ——— اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جہاں تک پہونچنے کے مختلف راستے ہوں۔ ایک راستہ تو ایسا ہو کہ اگر اس پر چلے تو ۷۷ کلو

میٹر یا اس سے زائد مسافت طے ہو گی اور دوسرے راستے ایسے ہوں جن کی مسافت ۷۷ کلو میٹر سے کم ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب —— جس راستے سے سفر کیا جائے گا وہی راستہ معتبر ہو گا۔ پس اگر اس راستے سے سفر کیا جائے جس کی مسافت ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد ہے تو قصر کا حکم ہو گا اور اگر وہ دوسرے راستوں پر سفر کیا جن کی مسافت ۷۷ کلو میٹر سے کم ہے تو پوری نماز پڑھنے کا حکم ہے قصر کی اجازت نہیں۔ (احکام مسافر ص ۶۹)

سوال —— ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد سفر طے کرنے کے ارادے سے ایک شخص اپنی بستی سے باہر نکلا اور راستے میں کسی مقام پر ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اگر وہاں پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہے تو قصر کرے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے پھر جب اس مقام سے آگے سفر شروع کرے تو یہ دیکھا جائے گا کہ جہاں یہ جا رہا ہے وہ جگہ اس مقام سے کتنی دور ہے پس اگر وہ جگہ اس مقام سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ ہے تو پھر یہ شخص شرعی مسافر بن جائے گا اور قصر نماز ادا کرے گا اور اگر وہ جگہ اس مقام سے ۷۷ کلو میٹر کم ہے تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا۔ (عمدۃ الفقہ ج ۲ ص ۴۱۵)

سوال —— ایک شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت طے کرنے کے بعد اپنی منزل مقصود پر پہونچ گیا اس کے لئے قصر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب —— اگر وہ منزل مقصود اپنا وطنِ اصلی یا وطنِ اقامت نہیں ہے اور وہاں پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہے تو قصر نماز ادا کرے۔ اور اگر وہاں پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (عمدۃ الفقہ ج ۲ ص ۴۱۵)

سوال —— شرعی مسافت طے کرنے کے بعد جس مقام پر پہونچے ہیں

اگر وہ اپنا وطنِ اصلی یا وطن اقامت ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب ——— وطن اصلی یا وطن اقامت میں پہونچتے ہی قصر کا حکم ختم ہو جائے گا اور پوری نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ (آپ کے مسائل ج۲ ص۳۸۱)

سوال ——— کسی شخص نے اپنے آبائی وطن سے کوچ کر کے کسی اور مقام پر سکونت اختیار کرلی ہے اور ان دونوں جگہوں سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت ہے تو جب یہ شخص سکونت کے مقام سے اپنے آبائی وطن میں جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب ——— اگر اس آبائی وطن میں اس کی کچھ زمین جائداد یا کوئی کرایہ کی جگہ ہے اور اس نے وہاں سے ہمیشہ کے لئے سکونت ختم کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے تو اس آبائی وطن میں پہونچتے ہی قصر کا حکم ختم ہو جائے گا اور وہاں پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ اور اگر اس آبائی وطن میں نہ تو اس کی کچھ زمین جائیداد ہو اور نہ ہی کرایہ کا کوئی مکان ہو بلکہ وہاں سکونت اختیار کرنے کا کوئی ارادہ تک نہ ہو تو اس صورت میں اس آبائی وطن میں اگر پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہے تو قصر نماز ادا کرے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (بحر الرائق ج۲ ص۱۳۶۔ فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۱۹۹۔ فتاویٰ شامی ج۲ ص ۱۳۲۔ فتاویٰ رحیمیہ ج۳ ص۵۳)

سوال ——— موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں بطور ملکیت اور پراپرٹی جائیدادیں خریدتے یا مکان بنالیتے ہیں اس سے ان کا مقصد آمدنی میں اضافہ یا ملکیت کا تحفظ ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسی جگہ جانے سے جہاں مستقل طور پر ان کی رہائش نہیں نماز قصر پڑھی جائے یا اتمام کیا جائے؟

جواب —— صورت مسئلہ میں جن مقامات پر صرف آمدنی وغیرہ کے لئے پراپرٹی اور جائیداد حاصل کی گئی ہو اور ان مقامات پر رہنا سہنا نہ ہو رہا ہو تو ایسے مقامات پر آنے کے بعد نماز قصر ادا کیجائے گی صرف زمین یا جائیداد خریدنے سے وہ مقام وطن اصلی کے حکم میں نہیں ہوتا ہے۔

سوال —— اگر کسی شخص کی سسرال اس کے گھر سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت پر ہے تو سسرال پہونچ کر قصر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب —— اگر سسرال میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو قصر کرے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک قیام کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۷۹۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۵۰۔ حوالہ ملتقی ج ۱ ص ۱۶۴۔ احکام مسافر ص ۱۰۳)

سوال —— عورت کے لئے اصلی وطن کون سا ہے عورت کی سسرال یا عورت کا میکہ؟

جواب —— عورت اپنے شوہر کے وطن کے تابع ہے۔ لہٰذا اگر عورت کی رخصتی ہو چکی ہو اور وہ اپنی سسرال یعنی شوہر کے گھر رہنے لگی ہو تو جب یہ اپنے میکے جائے اور اس کا میکہ اس کی سسرال سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت پر ہو تو اگر وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو وہ عورت اپنے میکے میں قصر نماز پڑھے۔ اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کی نیت ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۵۰۔ بحوالہ ملتقی ج ۱ ص ۱۶۴۔ امداد الفتاوی ج ۱ ص ۵۷۹۔ مسائل سفر ص ۹۴۔ احکام مسافر ص ۱۰۴)

سوال —— اگر کوئی طالب علم دار الاقامہ (ہاسٹل) میں رہ کر تعلیم حاصل کرتا ہو اور وہ دار الاقامہ اس کے وطن سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ

مسافت پر واقع ہو اور وہ طالب علم ہر آٹھویں دسویں دن اپنے گھر پر بھی آجاتا ہو تو دار الاقامہ میں رہنے کی حالت میں اس طالب علم کے لئے قصر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب —— یہ طالب علم دار الاقامہ (ہاسٹل) میں اگر مسلسل پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرے تو یہ مقیم بن جائے گا اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پوری نماز ادا کرے۔ اور اگر ایک ساتھ پندرہ دن کے قیام کی نیت نہیں کرتا تو پھر یہ مسافر ہی رہے گا اور قصر نماز ادا کرے۔ اور جب اپنے گھر جائے تو وہاں پوری نماز پڑھے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۴۔ مسائل سفر ص ۱۱۹)

سوال —— شرعی مسافر اگر حالتِ نماز میں اقامت کی نیت کرے یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلے تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اس صورت میں سفر کا حکم ختم ہو جائے گا لہذا اس نماز میں اتمام کرے یعنی پوری نماز پڑھے۔ (احکام مسافر ص ۸۶)

سوال —— دعوت و تبلیغ کے عنوان سے جو جماعتیں ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کی نیت سے سفر کرتی ہیں مگر کسی مخصوص شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ نہیں ہوتا بلکہ علاقائی مرکز کے مشورے کے تابع ہو کر وہ جماعتیں کام کرتی ہیں اور مرکز ان کے لئے مثلاً ہفتہ، عشرہ کا رخ بنا کر انہیں مختلف مقامات پر کام کرنے کی ہدایت جاری کرتا رہتا ہے اس بنا پر بعض جماعتیں ایک ہی شہر میں تین تین چار چار مہینے گزار دیتی ہیں مگر مرکز کے تابع ہونے کی وجہ سے مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کرتیں تو اس صورت میں قصر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب —— اس صورت میں یہ لوگ مسافر ہی رہیں گے اور قصر نماز ادا کریں گے۔ ہاں اگر مرکز نے ان کو کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا حکم دے دیا تو پھر یہ مقیم ہو جائیں گے اور پوری نماز پڑھیں گے۔ پھر اس مقام سے اگر آس پاس کے ان علاقوں میں جانا ہو جو اس مقام سے ۷۷ کلو میٹر سے کم دوری پر واقع ہوں تو وہاں بھی وہ مقیم ہی رہیں گے اور پوری نماز ادا کریں گے۔ البتہ اس مقام سے اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ دور کسی جگہ پر جانے کی ہدایت مرکز سے مل جائے تو پھر یہ لوگ اس سفر میں مسافر ہو جائیں گے اور قصر نماز ادا کریں گے اور اگر اس مقام پر پہونچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا حکم مل جائے تو پھر یہ لوگ مقیم ہو جائیں گے اور پوری نماز پڑھیں گے اور اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا حکم ہے تو یہ لوگ مسافر رہیں گے اور قصر نماز ادا کریں گے۔

(فتاوی دارالعلوم ج ۴ ص ۴۹۹۔ ھدایہ باب صلوۃ المسافر ج ۱ ص ۱۴۸)

سوال —— اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کر کے کسی مقام پر پہونچا اور وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی مگر جس مقصد کے لئے وہاں گیا تھا وہ حاصل نہیں ہوا یہاں تک کہ چودھواں دن آگیا پھر اس نے ایک ہفتہ اور قیام کی نیت کر لی مگر ایک ہفتہ بعد بھی وہ کام پورا نہ ہوا اس نے پھر دس دن قیام کی اور نیت کر لی۔ غرضیکہ پندرہ دن سے کم کی نیت متعدد بار کرتا رہا تو اس صورت میں قصر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب —— ان تمام ایام میں وہ شخص قصر نماز ادا کرے گا خواہ کتنے ہی دن قیام کیوں نہ ہو جائے۔ البتہ اگر ایک ساتھ پندرہ دن قیام کی نیت کر لے تو مقیم بن جائے گا اور پوری نماز ادا کرے گا۔ (حوالہ عمدۃ الفقہ ج ۲ ص ۲۱۵)

سوال ——— اگر کوئی شہر بہت وسیع وعریض ہو یعنی اس کی آبادی بہت بڑے رقبے میں پھیلی ہو اور ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد رقبے میں وہ شہر آباد ہو اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہونچنے میں اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت طے ہو جائے تو کیا قصر نماز ادا کی جائے گی؟

جواب ——— ہرگز نہیں۔ اس صورت میں پوری نماز ادا کرنا ضروری ہے قصر نماز کے لئے کم از کم ۷۷ کلو میٹر کے ارادے سے چلنا اور اپنی بستی سے باہر نکل جانا شرط ہے اپنی بستی میں رہتے ہوئے چاہے سیکڑوں کلو میٹر کا چکر لگا لے اس سے شرعی مسافر نہیں بنے گا لہٰذا قصر نماز کا حکم بھی نافذ نہیں ہوگا۔ (احکام مسافر ۶۴)

سوال ——— اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر طے کر کے کسی مقام پر پہونچا اور وہاں اس نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کی نیت کرلی جس کی بنا پر وہ وہاں مقیم بن گیا تو ایسا شخص اس مقام سے اگر ۷۷ کلو میٹر سے کم مسافت کا سفر طے کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب ——— جب اس نے پندرہ دن قیام کی نیت کرلی تو اب اس مقام پر مقیم ہو گیا اور یہ مقام اس کا وطنِ اقامت بن گیا ہے۔ لہٰذا اس مقام سے اگر کسی اور جگہ جانا ہے تو ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد کی مسافت پر قصر نماز ادا کرے اور ۷۷ کلو میٹر سے کم مسافت کے سفر میں وہ پوری نماز پڑھے۔ (عمدۃ الفقہ ج ۲ ص ۴۲۵)

سوال ——— اگر کوئی مسافر مثلاً عشاء کی نماز اول وقت پر نہیں پڑھ سکا اور سفر کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنی بستی میں داخل ہو گیا تو اس عشاء میں قصر کا کیا حکم ہے؟

جواب ——— اس صورت میں وہ عشاء کی یہ نماز پوری ادا کرے گا۔ اس

میں قصر کی اجازت نہیں۔ یہی حال ظہر اور عصر کا ہے کہ ان کو ادا کرنے سے پہلے ان کے اوقات میں ہی اپنی بستی میں داخل ہو گیا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔

(احکام مسافر ص ۱۳۳)

سوال —— اگر بستی میں داخل ہونے سے پہلے اس وقت کی قصر نماز ادا کر لی پھر جب وہ بستی میں داخل ہوا تو اس نماز کا وقت باقی تھا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب —— اب اس کے ذمے اس نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ اس کے لئے وہ نماز کافی ہے جو قصر کر کے سفر میں پڑھی تھی۔

(احکام مسافر ص ۱۳۳)

سوال —— حج و عمرہ کیلئے جو حضرات مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے ہیں انہیں مکہ مکرمہ میں نیز منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرنا ہے یا پوری نماز ادا کرنا ہے۔

جواب —— حاجی حضرات جب مکہ مکرمہ پہنچ جائیں تو حساب لگائیں کہ ایام حج میں کتنے دن باقی ہیں۔ ایام حج کا پہلا دن ۸ / ذی الحجہ ہوتا ہے پس اگر ایام حج میں یعنی ۸ / ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی ہیں تو ایسے حضرات مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائیں گے۔ پندرہ دن کے شمار میں ۸ / ذی الحجہ کا دن شمار نہیں ہوگا بلکہ ۷ / ذی الحجہ معتبر ہوگا۔ لہذا ان کے اس قیام کے دوران اگر خدانخواستہ کوئی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو ان کے ذمے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔ قصر نہیں کریں گے نیز یہ حضرات منیٰ۔ عرفات اور مزدلفہ میں بھی پوری نماز پڑھیں گے اور اگر مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد ۸ / ذی الحجہ تک پندرہ دن سے کم ایام باقی ہیں تو ایسا شخص مکہ مکرمہ میں مسافر رہے گا اگر اس قیام کے دوران خدانخواستہ کوئی نماز باجماعت سے فوت ہو جائے تو قصر کر کے ادا کریں گے اور منیٰ۔ عرفات اور مزدلفہ

میں بھی یہ حضرات مسافر رہیں گے اور وہاں قصر کریں گے۔ (احکام مسافر ص ۹۱)

سوال —— اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ اس وقت پہونچا جب کہ ایام حج میں پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی تھے مگر پندرہ دن سے پہلے پہلے مدینہ منورہ کی حاضری کا بھی پروگرام ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اس صورت میں یہ مکہ مکرمہ میں مقیم نہیں ہوگا بلکہ مسافر رہے گا لہٰذا اس دوران یہ قصر کرے گا اور مدینہ منورہ کا سفر چونکہ عمومی طور پر آٹھ روز کا ہوتا ہے اس لئے یہ شخص مدینہ میں بھی مسافر ہی رہے گا نیز مدینہ منورہ کی آمد و رفت میں بھی یہ مسافر رہے گا۔ مدینہ منورہ سے واپسی پر پھر یہ دیکھا جائے گا کہ ایام حج میں کتنے دن باقی ہیں۔ پس اگر مدینہ سے واپسی کے بعد ایام حج میں پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی ہیں تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائے گا لہٰذا پوری نماز ادا کرے گا نیز منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی پوری نماز ادا کریگا او راگر مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد ایام حج میں پندرہ دن سے کم باقی ہیں تو اس صورت میں یہ شخص مکہ مکرمہ میں مسافر رہے گا اور قصر کرے گا نیز منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی یہ شخص قصر کرے گا۔ (آپ کے مسائل اور انکا حل ج ۴ ص ۱۲۱)

سوال —— اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کا سفر طے کر کے کسی مقام پر پہونچا اور اس نے دو الگ الگ مستقل مقامات پر پندرہ دن قیام کا ارادہ کر لیا۔ مثلاً لکھنؤ سے چل کر ایک شخص دہلی آیا اور اس نے دس دن دہلی میں اور پانچ دن غازی آباد میں قیام کا ارادہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اس صورت میں یہ شخص دونوں مقامات پر مسافر ہی رہے گا دہلی میں بھی قصر کرے گا اور غازی آباد میں بھی۔ کیونکہ اس نے اگرچہ پندرہ

دنوں کے قیام کی نیت کی ہے مگر مسلسل ایک مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے بلکہ دس دن دہلی میں اور پانچ دن غازی آباد میں اس وجہ سے یہ دونوں مقامات پر مسافر ہی رہے گا۔ اسی طرح مکہ مکرمہ اور منیٰ۔ عرفات اور مزدلفہ مستقل الگ الگ مقامات ہیں تو اگر کوئی شخص چودہ دن مکہ مکرمہ میں اور پانچ دن منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کی نیت کرے تو یہ مسافر ہی رہے گا اور اس دوران قصر نماز ادا کرے گا۔ (احکام مسافر ص ۷۹)

سوال —— سفر کی چھوٹی ہوئی نمازیں اپنے وطن میں آکر کس طرح ادا کریں۔ پوری نماز یا قصر نماز؟

جواب —— سفر کی چھوٹی ہوئی نمازیں قصر کر کے پڑھیں۔ (احکام مسافر ص ۱۶۶)

سوال —— وطن کی چھوٹی ہوئی نمازیں سفر میں کس طرح پڑھیں۔ پوری نماز یا قصر نماز؟

جواب —— وطن کی چھوٹی ہوئی نمازیں سفر میں پوری پڑھیں۔

(احکام مسافر ۱۶۷)

سوال —— جو شخص ریل یا ہوائی جہاز یا بس یا ٹرک ڈرائیور ہو یا گارڈ ہوں یا کنڈیکٹر ہوں اور ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں ان کے لئے قصر کا کیا حکم ہے۔

جواب —— ایسے لوگ اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد کا سفر کریں تو جب تک اپنے وطن واپس نہ آجائیں اور کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کی ہو تو قصر پڑھتے رہیں۔ (مسائل سفر صفحہ ۷۸، فتاوی محمودیہ جلد ۲ صفحہ ۷۳)

سوال —— کیا بس، ٹرین یا ہوائی جہاز میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب —— کیوں نہیں! ضرور ادا کیجئے۔ بس نماز کی شرائط اور اس کے

www.besturdubooks.wordpress.com

فرائض کا خیال رکھئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۲ ص۳۸۶)

سوال ——— بعض مرتبہ بسوں اور ٹرینوں میں اتنی بھیڑ ہو جاتی ہے کہ تل رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں کس طرح نماز ادا کریں۔ قیام، رکوع، سجود، قعدہ غرضیکہ ارکانِ نماز کماحقہ' ادا کرنا ممکن ہو جاتا ہے تو اس حالت میں کیا کریں؟

جواب ——— ایسی حالت میں بہتر ہے کہ جیسے ممکن ہو سکے ویسے نماز ادا کریں مگر بس اسٹینڈ یا اسٹیشن یا اپنے مقام پر آکر اس نماز کا اعادہ ضرور کر لیں۔

(احکام مسافر ص ۱۲۹)

سوال ——— بعض مسافر بسوں یا ٹرینوں یا جہاز کی سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے ہی نماز ادا کر لیتے ہیں رخ چاہے جدھر ہو۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ——— نماز میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے اور قیام بشرطِ قدرت فرض ہے۔ اور فرض و شرط کے فوت ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بسوں ٹرینوں اور جہازوں میں قبلہ کے رخ کا ضرور خیال رکھیں۔ البتہ اگر کوئی معذور ہو جو قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ مثلاً چلتی گاڑی پر اگر وہ قیام کرے تو چکر آنے لگیں گے یا گر پڑے گا تو اس عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ (احکام مسافر ص ۱۷۱۔۱۷۵)

سوال ——— گاڑی میں قبلہ رخ کا خیال رکھتے ہوئے نماز کی نیت باندھی مگر حالت نماز ہی میں گاڑی کا رخ بدل گیا تو کیا کریں؟

جواب ——— قبلہ کی جانب حالت نماز ہی میں گھوم جائیں۔ (احکام مسافر ص ۱۳۰)

سوال ——— کیا سفر میں نوافل مثلاً اشراق، چاشت، تہجد اور اوابین وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب ——— کیوں نہیں۔ اگر فرصت میسر ہو تو نوافل پڑھ سکتے ہیں۔

(الفقہ الاسلامی ج۲ ص۳۴۹)

سوال ——— کیا سفر میں سنن مؤکدہ بھی پڑھیں؟

جواب ——— کیوں نہیں۔ ضرور پڑھئے۔ ہاں اگر کوئی عذر ہو تو ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ البتہ فجر کی سنتوں کا خاص طور پر اہتمام رکھیں۔

(الفقہ الاسلامی ج ۲ ص ۳۴۹)

سوال ——— اگر کوئی شخص اپنے سفر کے دوران قصر کی بجائے اتمام کرتا رہا یعنی چار رکعت والی نمازوں میں قصر نہیں کیا بلکہ انہیں پوری پڑھتا رہا تو کیا حکم ہے؟

جواب ——— سفر کی ان تمام قصر والی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

(الفقہ الاسلامی ج ۲ ص ۳۱۷)

سوال ——— اگر کسی مسافر نے چار رکعت والی نماز میں بھولے سے اتمام کر لیا یعنی چار رکعت پڑھ لے اور نماز ہی میں اسے اپنی غلطی کا علم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب ——— اگر مسافر غلطی سے دو رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اگر اس تیسری رکعت کے رکوع تک اپنی غلطی یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کر کے نماز مکمل کر لے۔ اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ بھی کر چکا ہو تو حکم یہ ہے کہ اس میں ایک رکعت اور ملا کر چار رکعتیں پوری کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔ نماز مکمل ہو جائے گی۔ پہلی دو رکعتیں فرض ہو جائیں گی اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۱)

سوال ——— اگر کسی مسافر نے چار رکعت والی نماز میں قصر نہیں کیا اور چاروں رکعتیں پڑھ لیں۔ اور ان چار رکعتوں کی نماز میں اس نے غلطی سے قعدۂ اولیٰ بھی نہ کیا یعنی پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر اس نے التحیات نہیں پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب ——— یہ نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ سجدۂ سہو سے بھی نماز ادا

نہیں ہوسکتی۔ (احکام مسافر ص ۱۳۵)

سوال —— اگر مسافر امام قصر نماز پڑھا رہا ہو تو مقیم مقتدی کے لئے کیا کیا افضل ہے۔ آیا وہ اپنی انفرادی نماز ادا کرے یا امام کی جماعت میں شریک ہو جائے۔ نیز مسافر امام کی اقتدار میں جماعت کی فضیلت حاصل ہو گی یا نہیں؟

جواب —— اس صورت میں مقیم مقتدی کو چاہئے کہ مسافر امام کی اقتدا میں نماز ادا کرے اور اسے جماعت کی فضیلت بھی حاصل ہو گی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۵)

سوال —— مسافر اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب —— مسافر جب مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ قصر جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۶)

سوال —— مسافر اگر امامت کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب —— مسافر اگر امامت کرے تو دو رکعت پوری کرنے کے بعد اعلان کر دے کہ میں مسافر ہوں مقیم حضرات اپنی بقیہ نماز پوری کر لیں۔

(احکام مسافر ص ۱۴۹۔ کبیری ص ۵۴۳)

سوال —— مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقیم مقتدی اپنی نماز کس طرح پوری کرے؟

جواب —— اگر مقیم مقتدی، مسافر امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہو گیا تو وہ مقتدی صرف لاحق ہے۔ جس کا حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کھڑا ہو جائے اور بغیر قرأت کے اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان دو رکعتوں کی ادائیگی کے دوران اگر کوئی واجب سہواً چھوٹ جائے تو سجدۂ

سہو بھی نہ کرے۔ (احکام مسافر ص ۱۵۰۔ عالمگیری ص ۱۴۳)

سوال —— اگر مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کو صرف ایک رکعت ملی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اگر مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے صرف ایک رکعت ملی ہو تو وہ صرف مسبوق ہے جس کا حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ کھڑا ہو جائے اور اپنی پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ و تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھے اور ایک رکعت مکمل کرنے کے بعد قعدہ کرے اور قعدۂ اولیٰ مکمل کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے پھر اخیر کی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔ اور دو رکعتیں مکمل کر کے قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پھیر دے۔

(احکام مسافر ص ۱۵۰۔ کبیری ص ۵۴۳۔ امداد الفتاویٰ جدید جلد اول صفحہ ۵۱۶ کی آخر سے ۵۱۷ تک اس میں ثابت ہے اور یہ فتاوی اصح ہے۔ کفایۃ المفتی ج ۳ ص ۳۸۷۔ فتاوی دارالعلوم جدید ج ۴ ص ۴۸۹۔ فتاوی رشیدیہ ص ۲۹۳)

سوال —— اگر مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کو کوئی رکعت نہ مل سکی بس اس نے مسافر امام کے ساتھ قعدۂ اخیرہ میں شرکت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اس صورت میں بھی وہ مقیم مقتدی صرف مسبوق ہی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ کھڑا ہو جائے اور اپنی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ بھی ملائے اور قعدۂ اولیٰ سے فارغ ہو کر اخیر کی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔

نوٹ:۔ مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کی جب ایک رکعت نکل جائے یا وہ قعدۂ اخیرہ میں شریک ہو اس کے متعلق جو مسائل درج کئے گئے ہیں وہی

اصح اور مفتی بہ قول بذل المجہود حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی علیہ الرحمہ نے اسے نہایت مدلل انداز میں ثابت فرمایا ہے۔ حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری دامت برکاتہم نے بھی اسے اصح قرار دیا ہے اور امداد الفتاویٰ جلد اول ص ۵۱۷ پر حاشیہ میں مولانا پالنپوری دامت برکاتہم نے اسی کو عمل و فتویٰ کیلئے متعین قرار دیا ہے۔

جب کہ بعض علماء کے نزدیک نماز پوری کرنے کی ترکیب اس طرح ہے کہ جب مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے صرف ایک رکعت یا قعدۂ اخیرہ ملا ہو تو وہ مقتدی مسبوق بھی اور لاحق بھی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اگر صرف ایک رکعت ملی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلے دو رکعت بغیر قرأت کے لاحق کی طرح پڑھے درمیان میں قعدہ کرے پھر اخیر کی ایک رکعت کے ساتھ مسبوق کی طرح پڑھے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ میں شریک ہوا ہو تو پہلے دو رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور پھر دو رکعت قرأت کے ساتھ پڑھے۔

(فتاویٰ کبیری ج ا ص ۵۴۳۔ امداد الفتاویٰ ج ا ص ۵۱۷)

سوال —— اگر کسی مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز میں اقتداء کی اور صحیح مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مسافر مقتدی نے دو رکعت پر قصر کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب —— امام جب مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو اسے امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اور اگر اس نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اس کی یہ نماز باطل ہو گئی اب اس کو چاہئے کہ دوبارہ قصر نماز پڑھے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ا ص ۲۳۵۔ فتاویٰ شامی ج ا ص ۳۴۹۔ احکام مسافر ص ۱۴۴)

سوال —— اگر مسافر امام نے قصر کی بجائے چار رکعت نماز پڑھا دی

اوراس کے پیچھے کچھ مقیم مقتدی ہیں اور کچھ مسافر مقتدی ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اگر مسافر امام نے دو رکعت کے بعد قعدہ کرلیا تھا اور بھولے سے اخیر کی دو رکعت اور پڑھادیں تو اگر اس نے قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کرلیا ہو تو اس صورت میں امام کی نماز ادا ہو گئی اور اس کے پیچھے ان مقتدیوں کی نماز بھی ادا ہو جائے گی جو مسافر تھے ان سب کی پہلی دو رکعتیں فرض اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی مگر اس امام کے پیچھے جو مقیم مقتدی تھے ان کی نماز نہیں ہو گی انہیں چاہئے کہ از سر نو اپنی نماز پوری کریں۔ اور اگر اس امام نے اس صورت میں دو رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو تو پھر کسی کی نماز نہیں ہو گی۔ نہ امام کی نہ مسافر مقتدیوں کی اور نہ مقیم مقتدیوں کی۔ (احکام مسافر ص ۱۵۲۔ در مختار ج ۱ ص ۴۴۳)

سوال —— اگر کسی مسافر امام نے جان بوجھ کر قصر نماز کی بجائے پوری نماز پڑھادی تو کیا حکم ہے؟

جواب —— اگر مسافر امام نے قصداً قصر کی بجائے پوری نماز پڑھادی تو اس نماز کا اعادہ واجب ہے اور ایسا امام گنہ گار ہو گا۔ اس کے ذمے توبہ و استغفار لازم ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۱)

سوال —— خانہ بدوش لوگ جو ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں کبھی کسی گاؤں میں کبھی کسی گاؤں میں عارضی قیام گاہ بنا کر رہتے ہیں مستقل ان کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا ایسے لوگوں کے لئے قصر کا کیا حکم ہے۔

جواب —— ایسے خانہ بدوش لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ یہ لوگ چونکہ مسافتِ سفر کی مقدار کے برابر سفر نہیں کرتے بلکہ چھوٹی چھوٹی مسافت کا سفر کرتے ہیں مثلاً ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں منتقل ہو جاتے ہیں پھر وہاں

ٹھہرتے ہیں پھر قریبی گاؤں چلے جاتے ہیں اسلئے یہ لوگ نماز پوری پڑھیں گے قصر جائز نہیں ہوگا ہاں اگر یہ لوگ بھی مسافت سفر کی مقدار یا اس سے زائد مقام تک جانے کا ارادہ کر کے سفر کریں تو پھر ان پر قصر کے احکام لازمی ہونگے۔

(مسائل سفر ص ۴۷)

سوال —— اگر کوئی شخص کسی غلط کام کے لئے سفر کر رہا ہے تو اس کے لئے قصر کا حکم ہے یا نہیں؟

جواب —— اگر وہ شخص مسافت سفر کے برابر سفر کر رہا ہے تو اس پر بھی قصر کے احکام نافذ ہونگے چاہے کسی بھی نیت سے سفر کرے یا کسی بھی کام کیلئے سفر کرے۔

(مسائل سفر ص ۲۴)

سوال —— ریل گاڑی میں جو پانی ہوتا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہ مل سکے تو اس پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب —— وہ پانی پاک ہے اس سے وضو غیرہ کرنا جائز ہے اس سے وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسائل سفر ص ۸۰)

سوال —— اگر سفر میں قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو کیا نماز چھوڑ دیں یا تحری کر کے نماز پڑھیں؟

جواب —— اگر قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو نماز چھوڑنا جائز نہیں بلکہ یہ ضروری ہے کہ خوب سوچ اور غور و فکر کرے مختلف سمتوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگائے کہ قبلہ کدھر ہو سکتا ہے پھر جس طرف قبلہ ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو جائے اس طرف منھ کر کے نماز پڑھ لے۔ (مسائل سفر ص ۸۳۔ امداد الفتاوی ج۱ ص ۵۸۰)

سوال —— اگر سفر کرتے کرتے جمعہ کا دن آجائے اور جمعہ کی نماز کا

وقت ہو جائے اور اتنے لوگ ساتھ ہوں کہ جماعت بن جاتی ہو تو ایسے لوگ جمعہ کی نماز پڑھیں گے یا ظہر کی؟

جواب —— دوران سفر اگر جمعہ کا وقت آجائے تو جمعہ کی نماز نہ پڑھیں بلکہ ظہر کی نماز جماعت سے پڑھ لیں البتہ اگر اس جگہ پر جہاں یہ لوگ جمعہ کے وقت پہونچے ہیں کسی مسجد میں جمعہ مل جائے اور جمعہ کی نماز ہو رہی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ ظہر نہیں پڑھ سکتے اور اگر جمعہ ہو چکا ہے بعد میں یہ لوگ پہنچے ہیں تو پھر ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں۔ (احکام مسافر ص ۱۶۵)

مرتّب

مفسّر قرآن حضرت مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی

صدر کل ہند ترویج تعلیم کونسل

سفر سے متعلق چند مخصوص دُعائیں

مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دُعاء پڑھیں

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

ترجمہ: میں تمہارے دین کو اور تمہاری امانت کو اور تمہارے عمل کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

مسافر رخصت کے وقت اپنے متعلقین کو یہ دُعاء دے

أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاتَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ۔

ترجمہ: میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

اگر کوئی مسافر آپ سے نصیحت کا طلبگار ہو تو اسے دیگر نصیحتوں کے ساتھ ایک نصیحت یہ بھی فرمادیں۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔

ترجمہ: تم اپنے اوپر اللہ کے تقویٰ کو لازم کرلو اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کی پابندی رکھو۔

جب مسافر رخصت ہو کر چلا جائے تو متعلقین کو چاہیئے کہ اس کے حق میں یہ دعاء کریں۔

اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

ترجمہ: اے اللہ اس کو مسافت طے کرادے اور اس کیلئے سفر کو آسان فرمادے۔

مسافر کو چاہئے کہ سواری میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے۔ پھر الحمد للہ کہے

پھر جب سواری چلدے تو یہ دُعاء پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم تو اسے اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور ہم تو اپنے رب کے پاس ہی لوٹ جائیں گے۔

دورانِ سفر یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں سفر کی سختیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور سفر سے واپسی کی اذیت سے۔ اور ترقی کے بعد تنزلی سے۔ اور مظلوم کی بد دعاء سے اور (واپسی پر) اہل وعیال میں کسی تکلیف دہ منظر سے۔

آپ جس شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو اس شہر کو دیکھتے ہی یہ دعاء پڑھیں

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا۔ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس پر یہ سایہ فگن ہیں۔ اور ساتوں زمینوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس کو یہ اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطانوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے۔ اور تمام ہواؤں اور ان چیزوں کے پروردگار جن کو ہواؤں نے پراگندہ کر دیا ہے پس ہم تجھ سے ہی اس بستی کی اور اس بستی والوں کی خیر و برکت کے طلبگار ہیں اور تجھ سے ہی اس بستی کے اور بستی والوں کے اور جو کچھ بھی اس بستی میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

جب اس بستی میں داخل ہونے لگے تو یہ دعاء پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اس بستی میں برکت عطاء فرما۔

اور یہ دعاء مانگیں: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اس بستی کے ثمرات عطاء فرما۔ اور اس بستی والوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈالدے اور اس کے نیک باشندوں کی محبت مجھے عطاء فرمادے۔

جس جگہ قیام ہو وہاں یہ دعاء پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔

جب سفر سے واپس ہوں تو یہ دعاء پڑھیں

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

ترجمہ: (اب ہم سفر سے) لوٹ آئے ہیں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتے ہیں۔ (ہر حال میں اللہ کی) عبادت کرتے ہیں۔ اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com